امریکی حملے کا اندیشہ

پروفیسر محمد ابراہیم ٭

اس وقت پوری قوم افغانستان کی سرحد کے ساتھ ملحق قبائلی علاقے میں امریکا کی قیادت میں اتحادی افواج کی طرف سے فوج کشی کے خطرات اور خدشات کے شدید احساس سے دوچار ہے۔ عالمی راے عامہ اور امریکی عوام وخواص کی توجہ بھی اسی طرف ہے۔ اس ضمن میں بنیادی طور پر دو سوالات ابھر رہے ہیں۔ پہلا یہ کہ امریکی حملے کا امکان کتنا ہے؟ دوسرا یہ کہ اس حملے کا ممکنہ نتیجہ کیا ہوگا؟ لیکن ان دونوں سوالات سے اہم تر سوال یہ ہے کہ اس طرح کے حالات کیوں کر پیدا ہوئے؟

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ باوجود یکہ افغانستان کے ساتھ ہمارے تعلقات میں کبھی بھی گرم جوشی نہیں پائی گئی، افغانستان کے ساتھ پاکستان کی سرحد ہمیشہ محفوظ رہی ہے۔ شمال مغربی سرحد کے اس تحفظ کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہاں پر بسنے والے قبائل جیسا کہ بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے کہا تھا، پاکستان کے بازوے شمشیر زن ہیں۔ قائداعظم نے شمالی وزیرستان میں حاجی میرزالی خان المعروف فقیر آف اے پی کی زیرقیادت مجاہدین کے خلاف ۱۱ سال سے جاری انگریز کے فوجی آپریشن کو روک کر سارے قبائلی علاقہ جات سے پاک فوج کو واپس بلالیا تھا اور یہ اعلان کیا تھا کہ اس سرحد کی حفاظت ہمارے آزاد قبائل کریں گے۔ یہ اس ملک کے لیے ایک المیے سے کم نہیں ہے کہ ۱۱ستمبر ۲۰۰۱ء کے واقعات کے بعد ہمارے فوجی حکمران امریکی دباؤ میں

٭ سینیٹر، نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان

آ گئے اور افغانستان پر حملہ آور ہونے کے لیے امریکا کو پاکستان کی فضا، ہوائی اڈے، انٹیلی جنس معلومات اور لاجسٹک تعاون فراہم کیا۔ اسی وجہ سے امریکا کے لیے افغانستان پر حملہ ممکن ہوا، افغانستان کے شمالی اتحاد کے تعاون سے طالبان کی حکومت کو ختم کیا گیا اور اتحادی فوج امریکی قیادت میں افغانستان کی سرزمین پر اُتری۔ اسی وقت سے ہماری شمال مغربی سرحد پر امریکی حملے کا خطرہ پیدا ہوا۔

پرویز مشرف کی قیادت میں فوجی حکم رانوں نے اس سنگین جرم کا ارتکاب بھی کیا ہے کہ امریکی خوشنودی کی خاطر پاکستان کے شمال مغربی سرحد کے محافظ آزاد قبائل پر پاکستانی فوج کو حملہ آور کر دیا۔ ۲۰۰۴ء میں جنوبی وزیرستان، وانا سے اس کا آغاز ہوا۔ ۲۰۰۶ء میں شمالی وزیرستان کے اندر میر علی اور میران شاہ پر فوج کشی کی گئی۔ باجوڑ اور مہمند ایجنسی میں کئی واقعات ہوئے۔ اس دوران امریکا نے ہماری سرحد کی بیسیوں خلاف ورزیاں کر ڈالیں اور ہمارے سیکڑوں قبائلی عوام بوڑھے، بچے اور خواتین شہید کر دیے۔

قبائل کے خلاف فوجی آپریشن کے لیے یہ بہانہ بنایا گیا کہ یہاں غیر ملکی جنگجو موجود ہیں جو ہماری سرزمین کو جنگی مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ۲۰۰۴ء میں جنوبی وزیرستان کے قصبہ شکئی میں پاک فوج اور قبائل کا معاہدہ ہوا جس پر کمانڈر نیک محمد اور پشاور کے کور کمانڈر نے دستخط کیے اور اس کے بعد وہ بغل گیر ہوئے۔ یہ معاہدہ امریکا کو ناقابلِ قبول تھا اس لیے اس کو توڑا گیا اور امریکی میزائل حملے میں کمانڈر نیک محمد کو شہید کر دیا گیا۔ اس کے بعد میران شاہ میں باقاعدہ معاہدہ ہوا لیکن اس کو بھی سبوتاژ کیا گیا۔ جنوری ۲۰۰۶ء میں باجوڑ میں اسی طرح کا معاہدہ ہونے والا تھا کہ ایک دن قبل چینہ گئی (باجوڑ ایجنسی) میں ایک مدرسے پر میزائل حملہ کر کے حفظ القرآن کے ۸۳ معصوم بچوں اور ان کے اساتذہ کو شہید کر دیا گیا۔ یہ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ قبائل غیر ملکیوں کو پُرامن رہنے کی ضمانت دینے کے لیے ہر لحاظ سے آمادہ اور تیار ہیں اور اس مقصد کے لیے قبائل اور حکومتِ پاکستان کے درمیان دو معاہدوں پر باقاعدہ دستخط ہو گئے اور کئی معاہدے دستخط کے لیے تیار تھے۔ لیکن امریکی دباؤ میں آ کر پرویز مشرف نے اپنی فوج کو اپنے قبائلی عوام کے خلاف صف آرا کر دیا۔ اس جنگ میں، حکومت کچھ بھی اعلانات کرے، فوج نے قبائل سے شکست

کھائی ہے۔ دونوں جانب نقصان ہمارا ہی ہوا ہے۔

اس عرصے میں ضلع ہنگو اور کرم ایجنسی میں شیعہ سُنّی فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہے اور خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں دیوبندی اور بریلوی کی بنیاد پر لشکرِ اسلام اور انصار الاسلام کے درمیان لڑائی چھیڑ دی گئی جس میں ہزاروں کی تعداد میں عوام جاں بحق ہو چکے ہیں۔ ان فسادات کی تہہ تک پہنچنا نہایت مشکل ہے۔ البتہ چند شواہد کی بنیاد پر کچھ نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں۔ ہماری حکومت بھارتی خفیہ ایجنسی را (RAW) اور جلال آباد میں بھارتی قونصل خانے کو موردِ الزام ٹھیرا رہی ہے جس میں کافی حد تک صداقت ہے۔ سوال یہ ہے کہ بھارت جب ہمارے خلاف یہ کارروائیاں کر رہا ہے تو ہماری حکومت کو اس کے ساتھ دوستی، تجارت اور مذاکرات کا اتنا شوق کیوں ہو رہا ہے کہ ہمارے نئے حکمران کشمیر کو فراموش کرنے کے عندیے دے رہے ہیں۔

اس سارے مسئلے میں ہماری مشکل یہ ہے کہ ہمارے حکمران جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کرنے کے بجاے، خوف زدہ ہو کر بھارت اور امریکا کو اپنا دوست قرار دے رہے ہیں، جب کہ یہ ہمارے دشمن ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دشمنی ہماری طرف سے نہیں، اُن کی طرف سے ہو رہی ہے۔ اگر ہم کسی وجہ سے دشمن کا مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں تو اس صورتِ حال کو تبدیل کرنے کے لیے مناسب حکمتِ عملی اختیار کی جاسکتی ہے لیکن اگر دشمن کو دوست قرار دیا جائے تو اس کا نتیجہ تباہی کے سوا کچھ نہیں۔

شمال مغربی سرحد پر امریکی حملے کے امکان کو کلیتاً مسترد نہیں کیا جاسکتا لیکن اس حملے کے مقابلے کی زیادہ سے زیادہ تیاری کا مظاہرہ کر کے اس کے امکان کو کم سے کم بھی کیا جاسکتا ہے اور حملہ ہو جانے کی صورت میں اس کا مؤثر مقابلہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اگر امریکا یہ جانتا ہو کہ پاکستانی فوج اپنی سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ ادا کرے گی تو وہ ہرگز حملے کی جرأت نہیں کرے گا۔ اس کے ایک دن میں ۹ فوجی مر گئے تو امریکہ ہل گیا۔ اگر ہماری فوج سو ڈیڑھ سو باڈی بیگ بھی امریکا روانہ کرنے کا داعیہ رکھتی ہو، تو امریکی ہمیں آنکھیں نہیں دکھا سکتے۔ اب تو ہر دوسرے تیسرے روز ایک دوسرے تیسرے درجے کا اہلکار ہمیں دھمکیاں دے کر بے عزت کر جاتا ہے۔ مگر ہمارے وزرا جی حضور ہی کہتے رہ جاتے ہیں۔ ہماری، پاکستان کی، اس کے عوام کی بدقسمتی یہ ہے کہ جس فوج کو

عوام نے پیٹ کاٹ کر مسلح کیا ہے، وہ حب الوطنی کے تقاضے پورے کرنے کے بجاے سرحدوں کی حفاظت کی اصل فریضے سے دست کش ہوگئی ہے۔

اب صورت حال یہ ہے کہ منتخب جمہوری حکومت کو معاملات سنبھالنے کا جو زرّیں موقع ملا تھا وہ اس نے کھو دیا ہے اور حسب سابق پرویز مشرف کی پالیسیوں کا تسلسل جاری ہے۔ دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ کو وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی اور وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی اپنی جنگ قرار دے کر امریکا کی حمایت جاری رکھنے کا اعلان کر رہے ہیں اور حد یہ ہے کہ اس کے لیے پارلیمنٹ سے منظوری یا اختیار کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہماری پالیسی ہمارے ہاتھ میں نہیں اور آمرانہ دور ہو یا جمہوری تماشا، پالیسیاں امریکا بنا رہا ہے، اور اس کے آلۂ کار انھیں نافذ کر رہے ہیں۔

اس وقت جو خطرات ہمارے اوپر منڈلا رہے ہیں، ان کا تقاضا ہے کہ قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متحد ہو۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ حکومت تمام قبائلی علاقہ جات میں فوجی آپریشن کو ختم کرنے کا اعلان کر کے فوج کو وہاں سے واپس بلائے۔ قبائل کے منتخب ممبرانِ پارلیمنٹ اور دیگر عمائدین اور قبائل کے علماے کرام کے ذریعے قبائلی علاقہ جات کے انتظام و انصرام کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

افغانستان اور قبائلی علاقے میں بیرونی مداخلت اور اس کے نتیجے میں جنگ کے ممکنہ حتمی نتیجے کے بارے میں وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ بیرونی مداخلت کار اس علاقے میں کسی جنگ میں پوری تاریخ میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکے ہیں، اور اب بھی اگر امریکا نے افغانستان کے بعد پاکستان کے قبائل پر جنگ کو مسلط کیا تو امریکا نہ صرف قبائل میں، بلکہ افغانستان میں بھی بدترین شکست سے دوچار ہوگا۔ یہ نوشتۂ دیوار ہے!